60131 ـ عورت كے ليے چھوٹى قميص كے نيچے پتلون پہننے كا حكم

سوال

كيا ميرے ليے كھلى اور چوڑى پينٹ (پتلون) اور اس كے اوپر ٹخنوں سے ايك بالشت تك لمبى قميص پہننى جائز ہے، جس ميں كوئى شگاف وغيرہ نہ ہو اور نہ ہى باريك اور تنگ ہو ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

غير محرم مردوں كے سامنے جو لباس عورت پہن كر آسكتى ہے اس ميں آٹھ شروط كا ہونا ضرورى ہے، شروط درج ذيل ہيں:

1- وہ لباس سارے جسم كے ليے ساتر يعنى سارے جسم كو چھپانے والا ہو، جس ميں ہاتھ اور چہرہ بھى شامل ہيں

2- وہ لباس كھلا اور واسع ہو، جو نہ تو جسم كے اعضاء كا حجم واضح كرتا ہو، اور نہ ہى جسم كے خد و خال واضح كرے.

3- باريك نہ ہو كہ جلد كى رنگت واضح كرتا پھرے.

4- وہ لباس خود بھى زينت كا باعث نہ ہو، مثلا اس پر كڑھائى اور كشيدہ كارى كى گئى ہو.

5- اس لباس كو خوشبو نہ لگائى گئى ہو.

6- وہ لباس مردوں كے لباس كى مشابہ نہ ہو.

7- وہ لباس كافر عورتوں كے لباس سے مشابہ نہ ہو.

8- لباس شہرت حاصل كرنے كا باعث نہ ہو.

ديكھيں: "آداب الزفاف"از: البانى رحمہ اللہ (177) اور "حجاب المراۃ المسلمۃ" از: البانى رحمہ اللہ (19 ـ 111) اور "عودۃ الحجاب" (3 / 145 ـ 163).

اس بنا پر عورت كے ليے مردوں كے سامنے پينٹ (پتلون) يا پائجامہ پہن كر آنا جائز نہيں ہے۔

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" ميرى رائے تو يہ ہے كہ مسلمانوں كو نت نئے اسٹائلش ملبوسات كے پيچھے نہيں بھاگنا چاہيے جو اِدھر اُدھر سے مسلمانوں ميں آ رہے ہيں؛ اور ان ملبوسات ميں بہت سے تو اسلامى لباس كے شايان شان نہيں، اسلامى لباس مكمل ساتر ہوتا ہے، جبكہ يہ لباس مختصر ، يا پھر تنگ اور بہت زيادہ باريك ہوتے ہيں، اس ميں پتلون اور پينٹ بھى شامل ہے، كيونكہ يہ عورت كى ٹانگوں كا مكمل حجم ظاہر كرتى ہے، اور اسى طرح پيٹ اور پہلو بھى واضح كر ديتى ہے، چنانچہ پينٹ شرٹ پہننے والى عورت درج ذيل صحيح حديث كا مصداق بنتى ہے، نبى صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: " جہنميوں كى دو قسميں ہيں جنہيں ميں نے[ابھى تک] نہيں ديكھا، ايك وہ قوم جن كے ہاتھوں ميں گائے كى دموں جيسے كوڑے ہونگے وہ اس سے لوگوں كو مارينگے، اور [دوسرى قسم]وہ لباس پہننے والى ننگى عورتيں جو خود مائل ہونے والى اور دوسروں كو مائل كرنے والى، ان كے سر بختى اونٹوں كى مائل كوہانوں كى طرح ہونگے، وہ نہ تو جنت ميں داخل ہونگى اور نہ ہى جنت كى خوشبو ہى پائيں گى، حالانكہ جنت كى خوشبو بہت ہى دور كى مسافت سے پائى جاتى ہے " انتہى، مسلم :(2128)

ماخوذ از: "مجموع فتاوى شيخ ابن عثيمين"

شيخ عبد الرزاق عفيفى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جب عورت پتلون اور پينٹ پہن كر اوپر مكمل لباس پہنے جو اس كو چھپا كر ركھے تو اس ميں مردوں سے مشابہت نہيں ہوتى جب تك پينٹ اور پتلون نيچے پہن ركھى اور اوپر لمبى قميص وغيرہ ہو " انتہى

ماخوذ از: فتاوى شيخ عبد الرزاق عفيفى صفحہ نمبر (573)

اصل يہ ہے كہ خواتين كا لباس پورے جسم كو ڈھانپ كر ركھےجس سے عورت كے قدموں كا ظاہرى حصہ بھى ڈھک جائے، اس كى دليل ترمذى: (1731)، نسائى: (5336)، ابو داود:(4117) اورابن ماجہ :(3580)كى درج ذيل حديث ہے:ابن عمر رضى اللہ عنہما بيان كرتے ہيں كہ رسول اللہ صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:(جس نے بھى تكبر كے ساتھ كپڑا لٹكايا اللہ تعالى روز قيامت اس كى جانب ديكھے گا بھى نہيں) تو ام سلمہ رضى اللہ عنہا نے عرض كيا: "تو پھر عورتيں اپنى لٹكتى ہوئى چادروں كا كيا كريں ؟" تو رسول اللہ صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:(وہ ايك بالشت تك اسے ٹخنوں سے نيچے لٹكا كر ركھيں)وہ كہنے لگيں:" پھر تو ان كے پاؤں ننگے ہو جايا كرينگے "رسول اللہ صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:(تو پھر وہ ايك ہاتھ نيچے لٹكا ليا كريں، اور اس سے زيادہ نہيں)

البانى رحمہ اللہ نے "صحيح سنن ترمذى" ميں اس حديث كو صحيح قرار ديا ہے۔

باجی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا عورت کا اپنے کپڑے کو ایک بالشت تک لٹکانے کے متعلق یہ کہنا کہ: " پھر تو عورت کے پاؤں ننگے ہوا کرینگے "اس سے ا نکی مراد یہ تھی کہ اتنا کپڑا اسے ڈھانپنے کے لیے ناکافی ہے؛ کیونکہ جب وہ تیز چلے گی تو پیچھے کپڑا کم ہونے کی بنا پر اس کے پاؤں ننگے ہو جایا کرینگے، اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا:" تو پھر وہ ایک ہاتھ نیچے لٹکا لیا کرے، اس سے زیادہ نہیں " انتہی

ماخوذ از: "المنتقی"

اور شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

"عورت کے لیے کپڑے لمبے رکھنا مستحب ہے یا کہ واجب ؟ اور کیا اگر کپڑے چھوٹے ہوں تو پاؤں میں جراب پہن لینا کافی ہے کیونکہ اس سے پنڈلی نظر نہیں آئے گی؟ اور عورت ایک ہاتھ یا گز کپڑا لمبا کس طرح رکھے، آیا ٹخنوں سے ایک ہاتھ نیچے یا کہ گھٹنے سے ایک ہاتھ نیچے؟

تو انہوں نے جواب دیا:

" مسلمان عورت سے مطلوب یہی ہے کہ وہ مردوں سے اپنا سارا جسم چھپا کر رکھے، اسی لیے اس کے لیے ایک ہاتھ کپڑا نیچے لٹکانے کی رخصت دی گئی ہے کہ اس کے پاؤں بھی ننگے نہ ہوں، حالانکہ مردوں کو ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے سے منع کیا گیا ، جو اس بات کی دلیل ہے کہ عورت سے مطلوب یہی ہے کہ وہ اپنا سارا جسم چھپا کر رکھے۔ اور جب وہ جرابیں بھی پہنتی ہے تو یہ پردے میں احتیاط اور اضافہ کا باعث ہے، یہ اچھا ہے، چنانچہ جرابیں پہننے کے باوجود بھی عبایا لمبا ہی ہوگا"اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے " انتہی

"المنتقی من فتاوی شیخ الفوزان" (5 / 334)

حاصل کلام یہ ہوا کہ:

عورت کے لیے لازم ہے کہ ا سکا جلباب [کندھوں سے قدموں تک کی لمبی قمیص]ٹخنوں سے بھی لمبی ہو،چنانچہ ٹخنوں سے ایک بالشت اونچی جلباب عورت کے لیے جائز نہیں، چاہے اس کی پنڈلیاں اور قدم پینٹ یا جرابوں کے ساتھ ڈھکی ہوں؛ کیونکہ اس میں مردوں سے مشابہت ہوتی ہے، جنہیں اپنا لباس ٹخنوں سے اونچا رکھنے کا حکم ہے، اور پھر ایسا کرنے میں عورت کی ٹانگ کا حجم بھی واضح ہو جاتا ہے۔

واللہ اعلم .